خدائے عزّوجلّ کی رِضاوخوشنودی سب سے بڑی نعمت ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَيَّنَ لِعِبَادِهِ أَسْبَابَ مَرْضَاتِهِ، وَيَسَّرَ لَهُمْ سَبِيلَ جَنَّاتِهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، الْقَائِلَ: «ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا»[1]. فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ﴾[2].

اللہ کی رِضا کیلئے کوشش کرنے والو! بلاشبہ خدائے عزّوجلّ کی رِضاوخوشنودی سب سے بڑی نعمت ہے آپ حضرات اس کیلئے کوشش کررہے ہیں تو یقیناً ایک عظیم مقصد اوراعلیٰ مقام کیلئے کوشش کررہے ہیں کیونکہ اللہ کی رِضا و خوشنودی میں دین ودنیا کی کامیابی ہے رِضائے الٰہی سے بڑی کوئی چیز نہیں [3] جس نےاسے حاصل کرلیا اس نے سب کچھ حاصل کرلیا اور جس نےاسےضائع کردیااس نے سب کچھ ضائع کر دیا ،اللہ سبحانہ وتعالیٰ نےفرمایا ہے: ﴿وَرِضْوَانٌ

---
(١) مسلم: ١٦٠.
(٢) آل عمران: ١٥.
(٣) الدارمي: ٣٣٥٤. يقوله الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ حِينَ يَشْفَعُ لِقَارِئِهِ؛ وَيطْلُبُ لَهُ الرِّضَا.

مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)[١]. اور اللہ کی رِضاسب سے بڑی چیزہےاور یہ بڑی کامیابی ہے،یعنی یہی وہ عظیم کامیابی ہےجس سے بڑی اور بہتر کوئی چیز نہیں[٢] الغرض اللہ کی خوشنودی سب سے اعلیٰ درجہ اور سب سے بلند مقصودہے اسی عظیم مقصد کو حاصل کرنے کیلئے سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے سبقت کی تھی اوراپنے رب کے حضور پہونچنے میں جلدی کی تھی پس انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا تھا :(وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى)[٣].اور اے میرے ربّ ! میں اس لئے آپ کے پاس جلد حاضر ہوگیا تاکہ آپ راضی ہوں، اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے خالق ﷻ سے دعا کی تھی کہ وہ اُنہیں ایسےاعمال کی توفیق دیدے جو اس کی رِضا کا سبب ہیں چنانچہ انہوں نےعرض کیا تھا:(رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ)[٤].اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق عطا فرماکہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھکو اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک اعمال کیا کروں جن سے تو راضی ہو، اور ہمارے نبی محمدِ عربیﷺاس طرح رضائے الٰہی کی دعا مانگا کرتے تھے :«اللَّهُمَّ إِنِّي

---

(١) التوبة: ٧٢.
(٢) تفسير ابن كثير: (٢٣٦/٣).
(٣) طه: ٨٤.
(٤) النمل: ١٩.

أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ»[1]. یا اللہ ! میں تجھ سے قضاء و قدر پر رِضامندی کا سؤال کرتا ہوں

احکامِ الٰہی پر عمل کرنے والو! جہاں تک اس کا سؤال ہے کہ ہم کس طرح اللہ کی رِضا حاصل کرسکتے ہیں؟ توجاننا چاہیے کہ اللہ کی اطاعت میں پوری کوشش کرکے اور مخلصانہ عبادت کرکے ہم اس کی خوشنودی حاصل کرسکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نےصحابۂ کرام رضوانُ اللہ علیہم اجمعین کی تعریف فرمائی ہے:(تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا)[2]. اے مخاطب! تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کررہے ہیں اور کبھی سجدہ کررہے ہیں اللہ کے فضل اور رِضا کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں، الغرض ان حضرات نے جب احکام الٰہی کی مکمل اطاعت کی اور اللہ کے منع کردہ امور سے پورے طور پر اجتناب کیاتو باری تعالیٰ ان سے راضِی ہوگیا اور وہ لوگ بھی اس سے خوش ہوگئے کیونکہ ربِّ کریم نے انہیں بہت زیادہ اجر وثواب عطا فرمادیا[3] اللہ جَلَّ جَلَالُهُ کا فرمان ہے:(رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ)[4]، اللہ تعالی ان سے راضِی اور خوش ہوگیااور وہ بھی اللہ سے راضِی اور خوش ہیں ،اسی طرح ہروہ بندہ اللہ کی

---

(١) النسائي: ١٣٠٥.
(٢) الفتح: ٢٩.
(٣) تفسير الطبري: (٦٤٢/١١).
(٤) التوبة: ١٠٠.

رِضا حاصل کرلیتا ہے اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے نقش قدم پر چلنے والا بن جا تا ہے جو خشیت الٰہی سے متّصف ہو تا ہے اور اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اللہ سبحانہ وتعالٰی نے خشیت وتقویٰ والے مؤمنین کے بارے میں فرمایا ہے:(جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ)[1]. ان کا صلہ انکے رب کے نزدیک ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے یہ اس شخص کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے،ایسے ہی ہر وہ بندہ اللہ خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جا تا ہے جو اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ کردار سے آراستہ ہو تا ہے اور وہ اپنےاقوال و افعال میں سچا اور صادق ہو تا ہے جیسا کہ اللہ ربُّ العزت کا ارشاد ہے:(هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)[2]. یہ وہ دن ہے کہ سچے لوگوں کی سچائی انکو فائدہ دے گی انکو ایسے باغات ملیں گے جنکے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش

---

(١) البينة: ٧-٨.
(٢) المائدة: ١١٩.

ہوگیااور وہ اللہ سے راضی اور خوش ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے یا اللہ! ہمیں اپنی مرضیات کی اور مکمل اطاعت وعبادت کی توفیق دیدے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمد عربی ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جن کی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، مَنْ عَمِلَ بِمَرْضَاتِهِ؛ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ، وَأَحَلَّ عَلَيْهِ رِضْوَانَهُ وَأَكْرَمَهُ أَعْظَمَ إِكْرَامٍ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمَبْعُوثِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

رب کریم کی مرضیات کی تمنا کرنے والو! نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا»[1]، جو شخص (قضائے الٰہی پر) راضی رہتا ہے اس کیلئے اللہ کی طرف سے رضا ورحمت ہے پس جو بندہ اللہ کے فیصلے پر مطمئن رہتا ہے اور اللہ نے اسے جو کچھ عطا کیا ہے اس پر خوش رہتا ہے تو اللہ رب العزت اس سے راضی ہوجاتا ہے اور اس کو اپنی ذاتِ بابرکات سے خوش کردیتا ہے نیز اس کو مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے کیونکہ اللہ کی خوشنودی میں ہر خیر اور ہر بھلائی ہے[2] حضرت حَسَن بَصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اللہ اور اس کے فیصلے سے راضی رہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے

(١) الترمذي: ٢٣٩٦، وابن ماجه: ٤٠٣١.
(٢) المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم للقرطبي: ١٢٩/١. وهو قول سيدنا عمر رضي الله عنه.

راضی رہے گا[١] مؤمن بندہ جو بھی نیکی کرتا ہے جس سے وہ خود کو اور بال بچوں کو نفع پہونچاتا ہے یا اس کے ذریعے وہ دوسروں کا تعاون کرتا ہے وہ اس سے اللہ کی خوشنودی چاہتا ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ -أَيْ: بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ- فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ، فَيَقُولُ اللَّهُ لِجِبْرِيلَ: إِنَّ فُلَانًا يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي، أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ... ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾»[٢]. یقیناً بندہ -نیک اعمال کے ذریعے- رِضائے الٰہی کی تلاش میں رہتا ہے اور اس میں مسلسل لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رِضا کی تلاش میں ہے آگاہ رہو کہ میری رحمت اس پر متوجہ ہے ... پھر اس کیلئے اللہ رِضا اور عوامی مقبولیت زمین پر اتار دی جاتی ہے، چنانچہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے، بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے باری تعالی (مخلوق کے دلوں میں) انکے لئے محبت پیدا فرمادیگا اور آخرت میں ان کو اپنی جنت میں داخل فرمادے گا اور ان کو اپنی رِضامندی سے نواز دے گا آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلَمِین ! ہم کو اطاعت گذار اور شاکر بندوں میں شامل فرمالے اپنی

---

(١) الرضا لابن أبي الدنيا ١/١٠٩.
(٢) أحمد: ٢٢٤٠١، والترمذي: ٣١٦١، والطبراني في الأوسط (١٢٤٠) واللفظ له والآية من سورة مريم: ٩٦.

مرضیات کی طرف سبقت کرنے والوں میں بنادے، اے ربّ العالمین! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم کو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمادے * * *

وصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ على دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.